غیبت کی تباہ کاریاں قسط نمبر 3

جہنم کی غذا

کُل صفحات 20

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

جہنّم کی غذا

اللہ کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے، اپنی اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْغِیبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ یعنی غیبت زنا سے سخت تر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیونکر ہے؟ فرمایا: "مرد زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مَغْفِرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ مُعاف کردے جس کی غیبت کی ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص۳۰٦ حدیث ٦٧٤١) اور حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ "زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔" (اَیضاً حدیث ٦٧٤٢)

میں سمجھا شاید تونے غیبت کی ہے

ایک نوجوان حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوا: مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوگیا ہے، شَرْم کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے بیان کرنے کی بھی ہمّت نہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگا: افسوس! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "میں تو سمجھا تھا کہ شاید تو نے غیبت کا گناہ کیا ہے!" (تذکرۃُ الاولیا ص۱۷۳)

غیبت زنا سے کب سخت ہے؟

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! غیبت کس قدر زیادہ تباہ کار ہے! البتّہ یہ ذِہن میں رہے کہ جس زِنا میں حُقوقُ الْعِباد شامل نہیں صِرف اُس زِنا سے غیبت سخت تر ہے۔ غیبت میں حَقُّ الْعَبد یعنی بندے کا حق اُس صورت میں شامل ہوگا جبکہ جس کی غیبت کی ہے اُس کو پتا چل جائے کہ فُلاں نے میری غیبت کی ہے اور اب غیبت کرنے والے کیلئے توبہ کے ساتھ ساتھ اُس سے مُعافی مانگنی بھی ضَروری ہے جس کی غیبت کی ہے ورنہ خالی توبہ کافی تھی۔

غیبتوں وغیرہ گناہوں کے مُتَعلِّق ایک معلوماتی فتویٰ

اب غیبت وغیرہ گناہوں کے مُتَعلِّق فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحہ 162 تا 163 کا ایک معلوماتی اِستِفتا (اِس۔تِف۔تا) اور فتویٰ مُلاحظہ فرمائیے:

سُوال: غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، خاص کر وہ جھوٹ جن سے خلقِ خُدا میں فتنہ ہو۔ دو دوست میں یا شوہر بیوی میں یا باپ بیٹے میں یا بھائی بھائی میں اُس جھوٹ سے رنجِش ہو جائے، باہم جُدائی ہو کے گھر کی خرابی کی نوبت آجائے، اور مسلمان کے عیب کی تلاش و تَجَسُّس میں رہنا، کوئی مسلمان اگر پوشیدگی سے کوئی گناہ کرتا ہو تو اُس کی تَجَسُّس میں لگے رہنا اور پتا پانے پر یا مَحض اپنی شُبہ وقیاس سے اُس کو فاش (ظاہر) کرنا شہرت دینا کس دَرَجہ کا گناہ ہے اور گناہانِ مذکورۂ بالا کا مُرتکِب فاسِق و مستحقِ لعنتِ خدا و رسول ہے یا نہیں؟ اور یہ سب گناہ شَرعاً دَرَجۂ فِسق میں زِنا سے کم ہیں یا زیادہ یا برابر؟ جواب مُفَصّل اور مُدَلَّل (مُ۔دَل۔لَل۔یعنی دلائل کے ساتھ) درکار ہے۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا (یعنی بیان فرمائیے اور اجر و ثواب کمائیے)

الجواب: یہ سب گناہانِ کبیرہ ہیں اور ان کا مُرتکِب فاسِق و مستحقِ لعنت۔ حدیث میں فرمایا: اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا. (یعنی) غیبت سخت ہے زِنا سے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ ص۶٤ حدیث ٦٥٩٠) اور ظاہر ہے کہ قتلِ مومن غیبت سے اشد (یعنی سخت تر) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ'' (پ۲، البقرة:۱۹۱) فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ اور ان سب میں حَقُّ الْعِباد (یعنی بندوں کا حق) ہے تو اُس زنا سے ضَرور بدتَر ہے جس میں حَقُّ الْعِباد نہ ہو مگر وہ جھوٹ جس سے کسی کا ضَرَر (یعنی نقصان) نہ ہو کہ بے مَصْلَحتِ شَرعی ہو تو گناہ ضَرور ہے مگر اسے زنا کے برابر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صغیرہ ہے بعدِ اِصرار کبیرہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیچھا مِرا غیبت کی مصیبت سے چھڑا دے
ہر بات سنبھل کر کروں توفیق خدا دے

زِنا چھوٹا گناہ نہیں

اے عاشِقانِ رسول! یہاں شیطان کہیں وسوسے ڈال کر زِنا پر نہ اُکسائے کہ یہ تو معمولی سا گناہ ہے۔ واللہ! ہرگز ایسا نہیں، یہ بات ہمیشہ ذِہن میں رکھئے کہ چھوٹے گناہ کو بھی اگر کوئی چھوٹا سمجھ کر کرتا ہے تو وہ سخت کبیرہ گناہ بن جاتا ہے اور زِنا چھوٹا گناہ بھی نہیں بلکہ گناہِ کبیرہ ہے، اِس کا عذاب پڑھئے اور تھرتھرایئے نیز جب زِنا کا عذاب اتنا ہولناک ہے تو غیبت کا عذاب کتنا دردناک ہوگا اِس کا تصوُّر جما کر خود کو ڈرایئے:

دو سانپ نوچ نوچ کر کھائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا مَسرُوق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زِنا میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرّر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۷۲)

جہنّمی تابوت

منقول ہے: جہنّم میں آگ کے تابوت میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو ان کے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب ان کے شعلے جہنّمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زَبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: یااللہ پاک! ان تابوت والوں پر لعْنت فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔ (بَحرُالدُّمُوع ص۱۶۷)

جنّت میں داخلے سے محروم

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''آنسوؤں کا دریا'' (300 صَفْحات) صَفْحہ 229 تا 230 پر ہے مَنقول ہے: اللہ پاک نے جب جنّت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ''کلام کر'' تو وہ بولی: جو مجھ میں داخل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔ تو اللہ پاک نے فرمایا: مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زِنا پر اِصرار کرنے والا، چُغل خور، دیّوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا

کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فُلاں کام ضَرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۳٤٥)

یہ رِوایت نَقْل کرنے کے بعد **حضرتِ** علّامہ ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زِنا پر اِصرار کرنے والے سے مُراد ہمیشہ زِنا کرتے رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مُراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مُراد یہ ہے کہ جب اسے شراب مُیَسَّر ہو تو وہ پی لے اور **اللہ** پاک کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے۔ اِسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو (کرلے اور) اس سے باز نہ رہے اور نہ ہی اپنے نَفْس کو اس بُری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنَّم ہی ہے۔ (بَحرُالدُّموع ص۱٦۷)

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر عیب سے پاک، **اللہ** کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ (مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۸٤ حدیث ۳۹۱۲) لہٰذا آنکھوں کی حفاظت ضَروری ہے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادِر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حِفاظت بھی نہیں کر سکتا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۱۲٥)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

مَنقول ہے: جو شَخْص شہوت سے کسی اَجْنَبِیّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

(ہِدایہ ج۲ ص۳٦۸)

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

مُکاشَفَةُ القُلُوب میں ہے: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔

(مُکاشَفَةُ القُلوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ سیِّدنا علّامہ ابنِ جَوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نَقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائے گی۔

(بَحرُالدُّمُوع ص ۱۷۱)

جہنّم سے آزاد ہونے والی آنکھیں

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''آنسوؤں کا دریا'' (300 صَفْحات) صَفحہ 235 پر ہے: **اللہ** پاک نے حضرتِ سیِّدنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: ''اے **موسیٰ**! میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنّم پر حرام فرمادیا ہے، **ایک** وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دیتی ہے، **دوسری** وہ آنکھ جو **اللہ** پاک کی حرام کردہ چیزوں سے رُک جاتی ہے اور **تیسری** وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے، اور آنسو کے علاوہ ہر شے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رَحمت، مَغفِرت اور جنّت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔'' (بَحرُالدُّمُوع ص ۱۷۲)

تم جنّت میں میرے ساتھ ہوگے

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم میں صِرف **ایک مہینے** کے روزے رکھتا ہوں اس پر اِضافہ نہیں کرتا، اور صِرف **پانچ** نمازیں پڑھتا ہوں اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے **مال** میں زکوٰۃ فرض نہیں اور نہ ہی مجھ پر حج فرض ہے اور نہ ہی نَفل حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **تبسُّم** فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم **جنَّت** میں میرے ساتھ ہوگے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں یعنی **خیانت اور حَسَد** سے بچاؤ اور اپنی زَبان کو دو باتوں یعنی **غیبت اور جھوٹ** سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف **نظر** کرنا **اللہ** پاک نے **حرام** قرار دیا ہے اُس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو **حقارت** سے نہ دیکھو۔

(قُوتُ القُلوب ج۱ ص۴۳۳)

انفرادی کوشش کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **غیبت** سے زَبان اور **بدنگاہی** سے آنکھوں کی حفاظت کرنے کا ذِہن بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی کے مَدنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، مَدَنی اِنعامات کے مطابق اپنی زندگی گزاریئے اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا، آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گزار کرتا ہوں: **سردار آباد** (فیصل آباد، پنجاب۔ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی اپنے شہر کے ایک مشہور سُنّی جامعہ میں **درسِ نظامی** کے طالبِ عِلْم تھے۔ اٹک شہر (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھار سردار آباد اپنے ماموں جان کے گھر تشریف لاتے تھے اور ان کے ماموں اُس مدرسے کے قریب رہائش پذیر تھے، وہ اسلامی بھائی دورانِ قِیام ان کے مدرَسے میں بھی آتے اور طَلَبہ سے ملاقات کرکے ان پر **انفرادی کوشش** فرماتے، اِن کی اُن سے دوستی ہوگئی تھی، وہ انہیں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا کرتے، ان کی باتیں سن سن کر وہ **دعوتِ اسلامی** کے مُحِبِّین میں شامل ہو چکے تھے۔ انہیں کی دعوت پر انہیں **فیضانِ مدینہ** سردار آباد (سُوساں روڈ نزد دیرانی ٹنکی مدینہ ٹاؤن) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، ان کی شرکت کے پہلے ہی اجتماع میں مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے **عمامہ شریف** کے فضائل پر بیان کیا، جسے سن کر وہ اس قدر مُتأثِّر ہوئے کہ ہاتھوں ہاتھ عمامہ خرید کر اپنے سَر پر سجالیا اور بستے سے **فیضانِ سنّت** بھی خریدی اور اپنی مسجد میں اس کا دَرس شُروع کر دیا۔ وَقْت گزرنے کے ساتھ انہوں نے مکمل طور پر **مَدَنی حُلیہ** اپنا لیا۔ اجتماع میں

اپنے ساتھ دیگر طلبہ کو بھی لے جاتے، پہلے ہفتے 3 اسلامی بھائی تھے دوسرے ہفتے بڑھ کر ان کی تعداد 12 ہوگئی۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** میں بھی سفر کیا اور اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 1994ء میں فیضانِ مدینہ سردار آباد میں **مدرسۃ المدینہ** میں بطورِ ناظم سنّتوں کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ **اللہ ربُّ العِزّت** انہیں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۶٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

انفرادی کوشش ثواب کمانے کا آسان ذریعہ

اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح ایک طالبِ علم کسی اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشش** سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** عُموماً سَہل ہوتی ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ''بیان'' کرنے کی صلاحیّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر کوئی کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اِنفرادی کوشش ثواب کمانے کا آسان ذَریعہ ہے۔ **مَدَنی مرکز** کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیے اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

جہنّم کا کھانا اور لباس ملے گا

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ عبرت بُنیاد ہے: جس شخص کو کسی مردِ مُسلِم کی بُرائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا، **اللہ** پاک اُس کو اُتنا ہی جہنّم سے کھلائے گا اور جس کو مردِ مُسلِم کی بُرائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا، **اللہ** پاک اُس کو جہنّم کا اُتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ اور جو کسی شخص کی وجہ سے سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا ہو تو **اللہ** پاک اُسے قِیامت کے دن سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا کرے گا۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٤ حدیث ٤٨٨١)

دوزخ کی آگ کے انگارے کھائے گا

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مراٰۃ جلد 6 صفحہ** 619 تا 620 پر فرماتے ہیں: یعنی اس طرح (پر) کہ دو لڑے ہوئے مسلمانوں میں سے ایک کے پاس جاوے اور اسے خوش کرنے کے لیے دوسرے کی **غیبت** کرے، اُسے بُرا کہے، اسے نقصان پہنچانے کی تدبیریں بتائے تاکہ اس ذَرِیعے سے یہ شخص اِسے کچھ دیدے یا کھلا دے۔ ایسے خوشامدی لوگ آجکل بہت ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ دوزخ کی آگ کے انگارے ان لقموں کے عوض میں جس قدر یہاں لقمے کھائے اتنے ہی وہاں **انگارے کھائے گا**۔ جو کسی کو خوش کرنے کیلئے مسلمان بھائی کی **غیبت** کرے یا اسے ستائے (اور) اس **غیبت** وغیرہ کے عوض کپڑوں کا جوڑا پائے تو اسے قِیامت میں اس جوڑے کے عوض **آگ کا جوڑا** پہنایا جائیگا۔ مفتی صاحِب مزید اس فرمانِ عالی ("جو کسی کی وجہ سے دکھانے اور سنانے کی جگہ کھڑا ہو" اِلخ۔۔۔ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس) کے بہُت معانی ہیں: ایک یہ کہ جو شخص کسی مشہور شریف آدمی کی پگڑی اُچھالے (یعنی اُس کو بدنام کرے) اُس کا مُقابلہ کرے تاکہ اس مُقابلے سے میری **شُہرت** ہو دوسرے یہ کہ جو کسی شخص کو دنیا میں جھوٹے طریقے سے اُچھالے تاکہ اس کے ذَرِیعے مجھے **عزّت و روزی** ملے۔ جیسے آج کل بعض جھوٹے پِیروں کے مُرید اس کی جھوٹی کرامتیں بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ ہم کو بھی اس کے ذَرِیعے عزّت ملے کہ ہم اس (پہنچے ہوئے مُرشد) کے بالکے (یعنی مُرید یا شاگرد) ہیں۔ تیسرے یہ کہ جو

شخص دنیا میں نام ونُمُود چاہے نیکیاں کرے مگر ناموری کے لیے یا جو شخص کسی کے ذَرِیعے سے اپنے (آپ) کو مشہور و نامور کرے قِیامت میں ایسے شخصوں کو (سرِ) عام رُسوا کیا جاوے گا کہ فِرِشتہ اسے اُونچی جگہ کھڑا کر کے اعلان کرے گا کہ (اے) لوگو! یہ بڑا جھوٹا مکّار فَریبی (دھوکے باز) تھا۔ (مراٰۃ)

جہنّم کی غذا اور مشروب

اے عاشِقانِ رسول! اِس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے امیر، نگران، افسر، سیٹھ، لیڈر یا کسی مالدار کو اچّھا لگانے، اُن کی ہمدردیاں پانے، اپنے آپ کو ''وفادار'' جتانے مگر حقیقت میں اپنی **حماقت** پر مُہر لگانے اور خود کو دوزخ کا حقدار بنانے کیلئے اُس سیٹھ وغیرہ کے سامنے اُس کے مخالف کی پَولیں کھولتے اور مختلف زاویوں سے اُن کی بُرائیاں کرتے ہیں۔ آہ! نہ جہنّم کی غِذا کھائی جاسکے گی نہ دوزخ کا لباس پہنا جاسکے گا۔ **جہنّم کی غِذا** کا نقشہ کھینچتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفحہ 167 تا 168 پر فرماتے ہیں: (جہنّمیوں کو) **خاردار تُھوہڑ** (ایک کانٹے دار زہریلا پودا) کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزِش و بدبُو تمام اَہلِ دنیا کی معیشت برباد کر دے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لیے (دوزخی لوگ) پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی ساری کھال گل کر اُس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تَونس (یعنی سخت پیاس) کے مارے ہوئے اُونٹ۔ (بہارِ شریعت)

نارِ جہنّم سے تُو بچانا خُلدِ بریں میں مجھ کو بسانا
یاربّ اَز پئے شاہِ مدینہ یااللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۲۱)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بے جا اعتراضات کرنے والے

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ان لوگوں پر تَعَجُّب ہے جو صالحین یعنی نیک لوگوں کے لیے مُباح (یعنی جائز چیز) کو بھی عیب سمجھتے ہیں لیکن اپنے لئے قبیح (یعنی بدترین) گناہوں کو بھی معیوب خیال نہیں کرتے۔ تُو دیکھے گا کہ ان لوگوں میں کوئی خود تو غیبت، چُغلی، حَسَد، کینہ، دھوکا، تکبُّر، اور خود پسندی کی نُحُوستوں میں گرفتار ہے اور توبہ بھی نہیں کرتا جبکہ نیک لوگوں پر مُباح (یعنی جائز) لباس، لذیذ کھانے اور مُباح (جائز) مٹھائی کے استِعمال پر بھی اعتراض کرتا ہے۔

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص٦٦)

خود چاہے حرام کھائے ما نوں مگر

اے عاشِقانِ رسول! واقعی بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خود چاہے سودی قرضے لیکر، جھوٹ بول کر، مِلاوٹیں اور ٹیکس کی چوریاں کر کے ناپاک یا حرام روزی کمائیں مگر کسی عالم، خطیب یا امام صاحب کو کہیں سے نذرانہ ملا، ان کو لوگوں کے گھر دعوتِ طعام میں آتا جاتا دیکھا، کسی نے بچّے وغیرہ کی ولادت کی خوشی میں انہیں مٹھائی کا ڈِبّہ پیش کیا تو یہ لوگ اپنی گندی آمدنیوں کو بُھول کر اُس عالم صاحب کی **غیبت** پر اُتر آتے اور **مَعَاذَاللہ** اِس طرح کے گُناہوں بھرے جُملے کہتے سنائی دیتے ہیں: ﴿1﴾ کھاؤ (کھا-اُو) مولوی ہے ﴿2﴾ پیٹو ہے ﴿3﴾ حلوا خور ہے ﴿4﴾ نذرانوں کیلئے مرتا ہے ﴿5﴾ مُفت کی دعوتیں کھا کر پیٹ نکل آیا ہے ﴿6﴾ کھا کھا کر گردن موٹی کر لی ہے ﴿7﴾ لالچی مولانا ہے وغیرہ۔

دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر...

یاد رکھئے! امام یا عالم صاحب کا کسی مسلمان سے نذرانہ، دعوت یا مٹھائی قبول کرنا جائز کام ہے گناہ و حرام نہیں بلکہ اچّھی اچّھی نیّتیں ہوں تو کارِثواب ہے۔ مُعترِض کو اپنی آمدنی پر نظر دوڑانی چاہئے، **حرام** ہو تو اُس سے بھی نیز **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگمانیوں سے توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ غور تو کیجئے! جب آپ کسی کی طرف ایک انگلی اُٹھاتے ہیں تو ہاتھ کی تین انگلیوں کا رُخ خود آپ کی طرف ہو جاتا ہے گویا یہ خاموش تنبیہ (نوٹس) ہے کہ اُس کو بعد میں چھیڑنا پہلے اپنے آپ کو سُدھار! **حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو تمہیں نظر آجاتا ہے (یعنی ذرا ذرا سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا پھرتا ہے) مگر اپنی آنکھ کا شہتیر (یعنی بڑی لکڑی، مطلب یہ کہ اپنا بہت بڑا عیب بھی) نظر نہیں آتا! (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنْیا ص۹۵ رقم۵۷)

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب! نیک کب اے مرے **اللہ**! بنوں گا یارب!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یارب! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایسے کام نہ کرو کہ لوگ غیبت کریں

اے عاشقانِ رسول! عوام و خواص ہر ایک کو چاہئے کہ مُحتاط زندگی گُزاریں ایسے مُباح اَعمال واَفعال سے بھی اپنے آپ کو بچائیں جو کہ فتحِ بابِ غیبت یعنی **غیبت** کا دروازہ کُھلنے کا سبب بنیں۔ اس ضِمن میں فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفحہ 612 تا 616 پر ایک فارسی سُوال جواب (جس کا ترجمہ بھی وَہیں موجود ہے) کا اکثر حصّہ پیش کیا جاتا ہے، اِسے پڑھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے

کہ ایسی حرکتیں کرنا کس قدر بُرا ہے جو مسلمانوں میں **غیبتوں**، **تُہمتوں** اور بدگمانیوں اور آپسی نفرتوں کا سبب بنیں چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں **سُوال** ہوا: عُلَمائے شریعت اور مفتیانِ طریقت اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ **زید** ایک مقام پر امامت و نیابت کے فرائض انجام دیتا ہے لیکن جو لوگ سُوَر اور مُردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کو کھلاتے ہیں **زید** اُن لوگوں کے گھروں سے کھانا کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ مُردار اور سُوَر کا گوشت عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے لئے پکانے میں کوئی حَرَج نہیں، پکانے کے بعد ہاتھ دھو ڈالے تو پاک ہو جاتے ہیں۔'' شہر کے اکثر لوگ **زید** کے اس طرزِ عمل کو دیکھ کر ان لوگوں کے گھروں سے کھانا کھانے لگے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس عمل سے نفرت اور سخت اختلاف کر رہے ہیں اور نِزاع (یعنی فساد) کی صورت بن گئی ہے۔ لہٰذا کتاب و سنّت کی روشنی میں بیان فرمایا جائے کہ شخصِ مذکور (یعنی زید) کے بارے میں کیا شَرعی حُکم ہے اور اس کی مُعاوَنت و امداد اور اس سے تعاوُن کرنے والوں کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان فرماؤ تا کہ اجر و ثواب پاؤ)۔

الجواب: ایسے نِڈر، بے خوف اور تقویٰ سے عاری لوگ جو کافِروں غیر مسلموں کے لئے (سُوَر و مُردار جیسی) خبیث ترین اور نَجَس (یعنی ناپاک) وحرام چیزیں پکانے کھلانے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاں سے دین داروں اور تقویٰ دار لوگوں کو کھانا ہر گز نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جہاں **حرام** چیزوں کا استعمال کثرت سے ہو وہاں برتنوں کے ناپاک اشیاء سے آلودہ ہونے کا اِحتمال (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔ اور دیندار و تقویٰ دار لوگوں کا ایسے لوگوں کے ہاں جانا اور ان کے ہاں سے ایسے مشکوک برتنوں میں کھانا کھانا عوامُ النّاس کی نگاہوں میں باعثِ الزام و باعثِ **تُہمت** ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''جو کوئی اللہ پاک اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مقاماتِ تُہمت سے بچے۔'' لہٰذا ایسی صورتِ حال میں الزام، طعن اور **تُہمت** سے بچنا ضروری ہے بصورتِ دیگر یہ اِقدام اپنے دینی بھائیوں کو کبیرہ گناہوں **غیبت**، **بہتان**، کینہ اور

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

بُرے اَلْقاب کے استِعمال میں مُبتَلا کر دے گا۔ حدیثِ مُبارَک ہے: (لوگو!) جن کاموں کو کان ناپسند کرتے ہیں ان سے بچو۔ (مُسندِ امام احمد ج٥ ص٦٠٥ حدیث١٦٧٠١) اور دوسری حدیثِ پاک میں ہے: اور ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن کے اِرتِکاب پر معذِرت کرنی پڑے۔ (اَلْاَحادِیثُ الْمُختارۃ ج٦ ص١٨٨ حدیث٢١٩٩) اور بغیر شَرْعی مجبوری کے مسلمانوں کو مُتَنَفِّر کرنا (یعنی مسلمانوں کو نفرت دلانا) مَمنوع ہے۔ چُنانچِہ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی مسلمانوں کو خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بُخاری ج١ ص٤٢ حدیث٦٩) شریعت کا مَقْصد جوڑنا، اِتّحاد پیدا کرنا ہے نہ کہ توڑنا۔ عَقْلِ سلیم کا تقاضا بھی یِہی ہے کہ لوگوں کو بیقراری میں ڈال کر ناراض نہ کیا جائے اور کراہت والزام والی جگہ کھڑے ہونے سے پرہیز کیا جائے، حدیثِ پاک میں ارشادِ نبوی ہے: اللہ پاک پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے دوستی اور مَحَبَّت رکھنا ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٤ ص٣٣٩ حدیث١٢٣٣٢) فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے اس باب کی حدیثوں کو اپنے رِسالے جَمالُ الْاِجمال اور اس کی شرح کَمالُ الْاِکمال میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔ خُلاصہ یہ کہ عَقْل و نَقْل کے اعتِبار سے اس طرح کا کام یا اِقدام اپنے اندر کئی قسم کی قَباحتیں (خرابیاں) رکھتا ہے کہ جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور ایسے کاموں کا انجام مذموم ہوتا ہے۔ (اور) جب یہ کام یا اقدام فِتنہ وفساد اور مسلمانوں کے درمیان تفریق اور پھوٹ پڑنے کی حد تک جا پہنچے تو جُرمِ عظیم بن جاتا ہے چُنانچِہ ارشادِ ربّانی ہے: وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے۔ (پ٢، البقرۃ: ١٩١)) اور حدیث شریف میں ہے کہ فِتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ پاک کی لعنت۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص٣٧٠ حدیث٥٩٧٥) اگر آپ اچّھی طرح غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ اس قسم کے اَفعال اُنہی لوگوں سے سَرزد ہوتے ہیں جو دین اور تقاضائے دین کو چنداں (یعنی بالکل) اَہَمِیَّت نہیں دیتے، بے خوف ہو کر بالکل آزادانہ لاپرواہی والی زندگی گزارنا زندگی کا حاصِل (یعنی مقصدِ حیات) سمجھتے ہیں۔ کچھ آگے چل کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام

کرنا کج فِطرت (یعنی بداَخلاق) اور فتنے بازلوگوں کا کام ہوتا ہے۔ مزید آگے چل کر فرماتے ہیں: اور جس کسی نے یہ کہا کہ سُوَر اور مُردار کا گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مُضایقہ اور خطرہ نہیں، وہ شخصِ مذکور (یعنی زید) غَلَط بات کہنے کا مُرتکِب ہوا بغیر عِلْم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادِر کر دینا ہرگز مناسب نہیں، بغیر شَرْعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سَخْت مَمنوع اور ناجائز ہے بِالْخُصُوص ایسے کاموں سے پرہیز کرنا بَہُت ضَروری ہے جن کا حاصِل (یعنی نتیجہ) ان کاموں کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ہے جنھیں اللہ پاک نے بگاڑ دیا ہے اور کافروں کو کھانا کھلانے کے لئے مسلمانوں کا اپنے ہاتھوں ناجائز و حرام چیزوں کو پکانا یقیناً ناجائز اور **حرام** ہے اور یہ قاعدہ و اصول ہے کہ **جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔** **اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا ہے: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ۶،المائدۃ: ۲) اور **اللہ** پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ   وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرِم بے پروا دیکھ   سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے   (حدائقِ بخشش ص۱۶۷)

مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ سننے کی مدنی بہار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مُتَعدِّد شعبے ہیں جن کے ذَرِیعے دنیا میں اسلام کی بہاریں لٹائی جارہی ہیں، انہیں میں ایک شعبہ **"مَدَنی چینل"** بھی ہے جس کے ذَرِیعے دنیا کے کئی ممالِک میں T.V. کے ذَرِیعے گھروں کے اندر داخل ہو کر **دعوتِ اسلامی** اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے۔ **مَدَنی چینل** دنیا کا واحد چینل ہے جو کہ سو فیصدی اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے، اِس میں نہ فلمیں ڈِرامے ہیں نہ گانے باجے اور نہ عورت کی نمائش ہے نہ ہی کسی قسم کی موسیقی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے کئی کُفّار دامنِ اسلام میں آچکے ہیں، بے شمار بے نَمازی نَمازوں کے پابند بنے ہیں اور لاتعداد اَفراد گناہوں سے تائب ہو کر سُنّتوں پر عمل

کرنے لگے ہیں۔ **مَدَنی چینل** کی بَرَکتوں کا اندازہ لگانے کیلئے اس کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو چُنانچہ **ایک** اسلامی بھائی نے مجھے برقی ڈاک (EMAIL) کے ذَرِیعے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی اُس کالبِ لُباب ہے: آج کل یہ حال ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اس بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ **غیبت** کا سلسلہ شُروع ہو چُکا ہے! ایک بار حیدر آباد (بابُ الاِسلام سندھ) سے بابُ المدینہ آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے چند اسلامی بھائیوں کی موجودَگی میں کہا: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میری بہن جو کہ انتہائی **غُصیلی** طبیعت کی ہے، اگر کبھی کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر ملاقات میں پہل نہیں کرتی، میری بھابھی اور بہن میں چند مُعامَلات کی بِنا پر آپس میں **چپقلش** ہوئی اور بہن نے بات چیت بند کر دی، حُسنِ اتِّفاق کہ اُسی رات **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز سو فیصدی اسلامی **مَدَنی چینل** پر ''مَدَنی مذاکرہ'' نشر کیا گیا جس میں **غیبت کی تباہ کاریوں** سے بچنے کا ذِہن دیا گیا تھا۔ میری بہن نے جب وہ مَدَنی مذاکرہ سنا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** میری وُہی **غُصیلی** بہن جو بڑھ کر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی از خود آگے بڑھی اور اُس نے میری بھابھی سے نہ صِرف ملاقات کی بلکہ مُعافی بھی مانگی اور دونوں میں صُلْح ہو گئی۔

بہار میں چار غیبتیں!

اے **عاشقانِ رسول**! ابھی جو آپ نے **مَدَنی بہار** مُلاحظہ کی اُس کے آغاز میں لکھا ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ **غیبت** کا سلسلہ شُروع ہو چکا ہے تو واقِعی ایسا ہی ہے، خود اِس **مَدَنی بہار** میں بھی 4 **غیبتیں** کی گئی ہیں۔ البتّہ اِن غیبتوں کو ''گناہوں بھری غیبتیں'' نہیں کہیں گے کہ گناہ ہونے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ کسی مُعَیَّن یعنی مخصوص فرد کی **غیبت** ہو، یہاں مَدَنی بہار میں عیب کے حوالے سے صِرف ''بہن'' کا تذکِرہ ہے مگر کون سی بہن یہ طے نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ قائل کی کئی بہنیں ہوں۔ ہاں جس کے سامنے مدنی بہار بیان کی اُس کو مُعَیَّن (PARTICULAR) بہن کا معلوم ہے یا یہ جانتا ہے کہ قائل کی ایک ہی بہن ہے اور مَدَنی بہار بھی بغیر شَرْعی اِجازت کے بیان کی گئی ہو تو اب وہ **چاروں غیبتیں** گناہوں

بھری ہیں بہر حال گفتگو میں اِحتیاط کا ذِہن دینے کیلئے اس **مَدَنی بہار** میں موجود **چار غیبتوں** کا ذکر کیا جا رہا ہے: ﴿1﴾ میری بہن انتہائی **غُصیلی** ہے ﴿2 تا 3﴾ اگر کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر صُلح کی صورت نہیں بناتی۔ یہ دونوں **غیبتیں** دو دو مرتبہ کی گئی ہیں ﴿4﴾ بہن اور بھابھی کی آپس میں چپقلش اور ناراضی کا تذکرہ کرنا گھر کا راز فاش کرنا ہوا جو کہ ایک ناشائستہ حرکت اور مِن جُملہ اَسبابِ **غیبت** ہے۔ اس **مَدَنی بہار** کو بیان کرنے والے اسلامی بھائی نے اپنی بہن کے **غُصیلی** ہونے وغیرہ کا تذکرہ اگر اس نیّت سے کیا ہے کہ اِس سے سنّتوں بھرے **مَدَنی چینل** کی تشہیر ہو اور لوگوں کو اِس کی اَہَمِّیَّت کا پتا چلے تو یہ ایک بہت اچّھی نیّت ہے۔ مگر ایسے موقع پر اشارے کنائے میں بات کرنی اَنْسَب (مناسِب تر) ہے یعنی نام لئے اور علامت ظاہر کئے بِغیر اس طرح رَمْز (یعنی اشارے) میں بات کرے کہ مُخاطَب (یعنی جس سے بات کی جا رہی ہے وہ) سمجھ ہی نہ سکے کہ کس کے بارے میں گفتگو کی جا رہی ہے، مَثَلاً یوں کہے: ایک اسلامی بھائی کے ساتھ یہ واقِعہ پیش آیا کہ اُن کی بہن **غُصیلی** تھی۔۔۔ اِلخ۔ مگر اس دوران سنجیدہ انداز ضَروری ہے ورنہ مخصوص انداز میں مُسکرانے وغیرہ سے ہوسکتا ہے کہ سُننے والے سمجھ جائیں کہ یہ تو خود سنانے والے کے اپنے ہی گھر کا قِصّہ ہے!

الٰہی! اپنی رحمت سے تو حکمت کا خزینہ دے ہمیں عقلِ سلیم مولیٰ! پئے شاہِ مدینہ دے

خدایا گفتگو کرنے کا تُو مَدَنی قرینہ دے بچا غیبت سے، بک بک سے ہمیں قفلِ مدینہ دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

آقا کی صحابہ سے محبّت! اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی

بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص٣٤٨ حدیث ٤٨٦٠)

مُحقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصّے **''مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے''** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔'' (اشعۃ اللّمعات ج ٤ ص٨٣) حدیث شریف کے اس حصّے **''میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں''** کا خُلاصہ کرتے ہوئے **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی کسی کی عداوت، کسی سے نفرت دل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے **بیانِ قانون** ہے کہ اپنے **سینے** (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں **مدینے** کے انوار دیکھو، ورنہ **حُضُور** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سینۂ رَحْمت، نورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں کُدُورت (یعنی بُغض وکینے) کی پہنچ ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص٤٧٢)

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبَّت

سُبْحٰنَ اللہ! مذکورہ حدیثِ مُبارک میں وارِدشدہ ارشادِ گرامی پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنے غلاموں سے مَحبَّت کی اَتھاہ گہرائیوں کا پتا دیتا ہے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان شَہَنْشاہِ سُخَن، اُستاذِ زَمن حضرتِ مولیٰنا **حسن** **رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنا پیارا شعر کہا ہے ؎

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبَّت

ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو (ذوقِ نعت)

پیر کی نظر سے مُرید کو گرانے کی کوشش کرنے والوں کو تنبیہ

مذکورہ حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ شاگرد کی استاد سے، بیٹے کی باپ سے، مُلازِم کی سیٹھ سے، ماتحت کی **نگران** سے اور مُرید کی اُس کے **پیر صاحِب** سے بِلا مَصلَحتِ شَرعی کمزوریاں اور بُرائیاں بیان کر کے **غیبت** کا کبیرہ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو ان کی نَظر سے گرادیتے ہیں، شاید انہیں اِس بات کا ہوش بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کر کے کتنی بڑی خرابیوں کا باعِث بنتے ہیں، ظاہر ہے جب شاگرد اپنے **استاد** کی، ماتحت اپنے **نگران** کی اور مُرید اپنے **پیر و مُرشِد** کی نَظر سے گر گیا تو بے چارے کا جو انجام ہوگا وہ ہر ذی شُعور سمجھ سکتا ہے۔ کاش! یہ **غیبت** کرنے والا **غیبت** کرنے سے قَبل خود اپنے لئے غور کر لیتا کہ اگر مجھے کوئی اپنے پیر صاحِب یا دینی استاذ کی نگاہ سے گرادے تو مجھ پر کیا گزرے! اے کاش! پیر و مُرشِد کی نظر سے ہم کبھی بھی نہ گریں! صد کروڑ کاش! ہم ہمیشہ ہمیشہ اپنے مُرشدِ گرامی کی سیدھی اور میٹھی نظر میں رہیں۔

سدا پیر و مُرشِد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۱)

آہ! کاش ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم گُنہگاروں سے سدا خوش رہیں، کبھی بھی ہمیں اپنی نگاہِ عنایت سے دور نہ فرمائیں کہ۔

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم!
کہ جس کو تُو نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

یاربِّ مصطفٰے! ہماری تمام خطاؤں کو مُعاف فرمادے اور ہمیشہ ہم پر رَحمت کی نظر رکھ۔ آہ! اگر تو ناراض ہو گیا تو ہمارے پیارے پیارے **اللہ**! ہم کس کے دروازے پر جائیں گے!۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۸۵)

"بڑوں" کو بھی چاہئے "چھوٹوں" سے غیبت نہ سنیں

"بڑوں" یعنی اُستادوں، نگرانوں وغیرہ کی خدمتوں میں **مَدَنی التجا** ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے پاس آکر آپ کے کسی ماتحت کی بِلا مَصْلحتِ شَرْعی **غیبت** کرنے لگے تو قدرت ہونے کی صورت میں فوراً اُسے روک دیجئے، ورنہ **غیبت** سننے کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ اگر **غیبت** سُن کر آپ کو غصّہ آگیا اور زَبان سے "کچھ" نکل گیا تو ہوسکتا ہے کہ وُہی **غیبت** کرنے والا مُغتاب کو یعنی جس کی **غیبت** کررہا تھا اُس کو آپ کے "الفاظ" پہنچادے اور پھر مزید گناہوں بھرے مسائل پیدا ہوں۔ بِالْفرض **غیبت** کرنے والا آپ کے پاس کسی کی بُرائی پہنچانے میں کامیاب ہوبھی گیا ہو اور آپ نے بھی **غیبت** سے بچنے کے طریقوں پر عمل نہ کیا ہو تو اپنی آخرت کی بھلائی کی خاطر ہاتھوں ہاتھ توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرلیجئے اور **غیبت** کرنے والے پر **اِنفرادی کوشش** کرکے اُسے بھی توبہ کروادیجئے نیز مُغتاب یعنی جس کی **غیبت** کی گئی ہے اُس کے مُتعلِّق ہرگز **بدگُمانی** مت کیجئے، نہ ہی اُس پر اپنی شَفقتیں کم کیجئے کہ آپ کو جو کچھ کسی کے بارے میں بتایا گیا اِس کا کوئی ثُبوت بھی نہیں، **مَعَاذَاللہ غیبت** کرنے والے کے ذَرِیعے ملی ہوئی بات کسی اور کو بتانے کا جذبۂ شر پیدا ہوتے ہی اِس **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ذِہن میں دُہرائیے: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ۔ یعنی کسی انسان کے جھوٹا ہونے کو یِہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات (بغیر تحقیق کئے) بیان کردے۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص۸ حدیث۵) پھر اِس حدیثِ پاک میں کی ہوئی ممانَعت کے مطابق عمل کرنے کی نیّت سے اُس بات کو کسی کے آگے بیان مت کیجئے ورنہ خود بھی **غیبت** واِفک (تُہمت، بہتان) وغیرہ کے گناہوں کی آفت میں پھنس

جائیں گے۔ ہاں جس کی **غیبت** کی گئی تھی اُس کی تصدیق ہو جانے پر اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے اُس ماتحت کی ضَرور اِصلاح فرما دیجئے۔ آپ کو اگرچہ بظاہِر کوئی بڑائی مل بھی گئی ہو مگر **اللہ** قدیر کی **خفیہ تدبیر** سے ہمیشہ ڈرتے رہئے مَحض رسمی کلامی نہیں دل کی گہرائی سے عاجزی عاجزی اور عاجزی کرتے رہئے، اپنی کم مایگی و بے بِضاعتی (یعنی کم حیثیتی) کا اِعتِراف کرتے ہوئے عرض کیجئے ۔

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مصطفٰے نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے
تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

چُغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا

جب بھی آپ کے پاس کوئی آکر کسی کی **غیبت** کرے اُس پر ہرگز اعتِماد مت کیجئے، کیوں کہ **غیبت** کرنے کے سبب وہ **فاسِق** ہو جاتا ہے اور فاسِق کی خبر معتبر نہیں ہوتی۔ حضرتِ سیِّدُنا **امام محمد بن شِہاب زُہری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ **بادشاہ** سلیمان بن عبدالملک کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، **بادشاہ** نے قدرے ناگواری کے ساتھ اُس سے کہا: ''مجھے پتا چلا ہے تم نے میرے خلاف فُلاں فُلاں بات کی ہے!'' اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ **بادشاہ** نے اِصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے، وہ (کیسے جھوٹ بول سکتا ہے بہت) **سچّا** آدمی ہے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا **امام زُہری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **بادشاہ** کو مخاطب کر کے فرمایا: (آپ کو جس نے اِس طرح کی خبر دی وہ تو چُغلی کھانے والا ہوا اور) ''**چُغل خور کبھی سچّا ہو نہیں سکتا!**'' یہ سُن کر بادشاہ سنبھل گیا اور کہنے لگا: حُضُور! آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اُس شخص سے کہا: اِذْھَبْ بِسَلَامٍ یعنی تم سلامتی کے ساتھ لوٹ جاؤ۔ (اِحیاءُ العُلوم ج٣ ص١٩٣)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-722-133-2
01082085

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net